اُس 'قافلۂ خردمندی' کے ایک اہم دانش ور کے طور پر شمار کیا جاتا ہے، جس میں سرسید احمد، نیاز فتح پوری، علامہ عنایت اللہ مشرقی، اسلم جیراج پوری، غلام احمد پرویز، ڈاکٹر فضل الرحمٰن کسی نہ کسی روپ میں جلوہ افروز رہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے افکار و آثار کا یہ تجزیاتی مطالعہ، ڈیڑھ سو برس پر پھیلی اسی 'خردمندی' سے متعارف کراتا ہے۔ زیر بحث موضوعات کا پھیلاؤ: قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے میں شک وشبہہ، حجیتِ حدیث سے انکار، اجتہاد کے پردے میں آزاد روی، سود کے مسئلے سے لے کر حدود تک میں انوکھی بلکہ خالص تجدد پسندانہ تعبیرات، سیکولرزم کی ترویج اور اس سے وابستہ دیگر اُمور پر محیط ہے۔

ظفر اقبال نے متانت، سنجیدگی، تحقیق اور احتیاط سے چیزوں کو ان کے پس منظر میں دیکھنے اور بنیادی سوال اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اکثر 'خردمند' یہی کہتے ہیں: ''ہماری بات کو درست طور پر سمجھا نہیں گیا''۔ مگر اس کتاب میں پوری طرح احتیاط برتی گئی ہے کہ سیاق وسباق کو خبط نہ ہونے دیا جائے۔ بلاشبہہ یہ کتاب دین اسلام پر نام نہاد جدیدیت کی یلغار کو سمجھنے میں ایک مفید ماخذ ہے۔ تاہم، کتاب کے نام میں 'روایتی اسلامی فکر' درست بات نہیں ہے۔ (سلیم منصور خالد)

اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام، ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی۔ ناشر: مکتبہ قاسم العلوم، رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۵۶۔ قیمت: درج نہیں۔

۲۱ویں صدی جہاں سائنسی ایجادات واکتشافات ٹکنالوجی، آزادی، مساوات، عدل وانصاف، بنیادی انسانی حقوق، حقوقِ نسواں جیسے تصورات کی صدی قرار پائی، وہیں اپنے جلو میں بے شمار سماجی اور اختلافی مسائل بھی ساتھ لے کر آئی ہے۔ ان مسائل نے انسانی زندگی کو پیچیدہ بنانے، فتنہ وفساد، پریشان خیالی اور بے راہ روی سے دوچار کرنے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی، جس کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا فتنہ وفساد کی آماج گاہ، اخلاق وشرافت سے عاری اور مادر پدر آزادی کے ساتھ انسان کو حیوان اور معاشرے کو حیوانی معاشرے کی صورت میں پیش کر رہی ہے۔

۲۱ویں صدی کی رنگارنگی اور بوقلمونی سے جنم لیتے مسائل تو بے شمار ہیں لیکن ان میں سے چند اہم مسائل پر معروف عالمِ دین، محقق اور مصنف ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے قلم اُٹھایا ہے۔ زیرتبصرہ کتاب میں کُل ۱۱ مضامین جن میں نکاح کے بغیر جنسی تعلّق، جنسی بے راہ روی اور زناکاری،